OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828; pISSN: 2519-6480
Vol.12 Issue 13 June 2023

اسلاف کی علمی تراث کے حوالے سے مخدوم سلیم اللہ صدیقی کی خدمات کا جائزہ

AN ANALYSIS OF THE LITERARY CONTRIBUTIONS OF MAKḤDŪM SALEEMŪLLĀH ṢIDDĪQUĪ, TOWARDS THE PUBLICATION OF BOOKS

Ali Siddiqui,
PhD Scholar, Institute of English Language and Literature (IELL),
University of Sindh, Jamshoro, Sindh, Pakistan

Abdul Ghaffar Madani
Assistant Professor, Shaheed Benazir Bhutto
University, Sanghar Campus, Sindh, Pakistan.

Abstract: The Sindh has produced some prominent scholars in every field of knowledge and their expertise in various disciplines of Islamic knowledge is unparalleled. They have made a great contribution in Islamic domains of Quran, Hadith, Fiqh and other domains of Islamic literature. In province of Sindh, numerous sufis came forward and preached the teachings of Islam. Amongst them, the sages of Suharwardiyaa discipline came to Sindh, guided the general population and wrote number of books as a source of guide for them. The contribution of these scholars and Sufis in various fields are evident from their books in different languages. They are available in 'Arabic, Persian, and Sindhi languages. The services of Scholars and Sufi saints brought effective changes in society. So, in this article the research and publication made by one of the Sindhi Scholars of Sindh, Makhdoom Saleemullah Siddiqui has been presented in the scholarly manner. It shall not only familiarize the readers but also be a back for the further research. He analyzed and discovered number of different manuscripts of the prominent scholars of Sindh. He also compiled the index book on the prolific authors of Sindh. He even compiled the index book on scholars of Sindh, who worked on different manuscripts. It is present in two volumes. The book consists of more than 16000 names of scholars of Sindh along with their books and magazines. The name of this renowned compliled book is *Khazeenatul Makhtotaat*. Along with this valuable contribution, *Makhzan ul Makhtotaat* has got another academic praise. It is present in two volumes. It consists of detailed information on introduction of manuscripts of Sindhi scholars. This brief but wide-ranged study attempts to understand Makhdoom Saleemullah Siddiqui`s immense literary work on ancient scholars of Sindh.

Keywords: Religious Scholars, Islamic, Seminaries, Siddiqui, Sindh

پاٹ (ضلع دادو، سندھ) کا قدیم علم وادب اور تصوف وطریقت کا مرکز و محور رہا ہے، اس مردم خیز علاقے سے کثیر اکابر شریعت وطریقت اور اساطین علم وادب نے برصغیر پاک وہند میں خوب نام کمایا ہے۔[1] ان میں شیخ الاسلام مخدوم یوسف سندھی پاٹائی بن مخدوم رکن الدین، مخدوم طاہر بن یوسف محدث (۹۳۹۔۱۰۰۴)، مسیح اللہ شیخ عیسی جند اللہ پاٹائی ثم برہان پوری (۹۶۲۔۱۰۳۱ھ)، صاحبِ کشف الاسرار، مخدوم عبدالواحد کبیر (۱۰۴۷۔۱۱۲۳)، صاحبِ بیاض واحدی، مخدوم عبدالواحد سیوستانی (۱۱۵۰۔۱۲۲۴ھ)، مخدوم حسن اللہ صدیقی (متوفی ۱۳۳۹ھ) معروف ہیں۔[2] اس علمی خانوادے کی سندھ بھر میں خوب علمی وادبی عبقریت تسلیم کی جاتی رہی ہے۔ یہ گھرانہ گزشتہ کئی صدیوں سے علم وادب اور قضاوافتاء کے حوالے سے بھی سندھ بھر میں مرجع خواص وعوام رہا ہے، ان کے آباواجداد جہاں آنے والوں کی علم ومعرفت کے ذریعے تشنگی دور کرتے رہے، وہاں عوام وخواص کی دینی رہنمائی کا فریضہ بھی خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے ہیں۔ اس خانوادے کے ایک چشم وچراغ مخدوم سلیم اللہ صدیقی آج بھی اپنے اسلاف کی علم کی شمع کو فروزاں کئے ہوئے ہیں اور خاندانی علمی روایات وورثہ کو دوسروں تک پہنچانے کی تگ ودو میں ہمہ تن مصروف نظر آتے ہیں۔ ان کی ذاتی لائبریری نادر علمی مخطوطات اور انمول قلمی کتب سے مزین ہے، جس سے محققین، اہل علم اور طالب علموں کی بڑی تعداد استفادہ کرتی ہے۔ ان کی ذاتی کاوشوں سے بہت سے نادر ونایاب کتب منصہ شہود پر طلوع ہوئی ہیں، بہت سے پی ایچ ڈیز اور ایم فل اسکالرز نے ان کی رہنمائی میں علمی تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچا چکے ہیں۔ اس مقالے میں مخدوم سلیم اللہ صدیقی کی علمی خدمات کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مختصر تعارف:

حسب ونسب: مخدوم سلیم اللہ پاٹائی کے آباواجداد جن کا نسبی تعلق بانی سلسلہ سہروردیہ، شیخ الشیوخ، عمر بن محمد شہاب الدین سہروردی (۵۳۹۔۶۳۲) سے اور مزید آگے یہ سلسلہ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے، تیرہویں صدی عیسوی میں جب ہلاکو خان نے عراق میں آگ وخون کا ہنگامہ برپا کیا تو ان کے آباواجداد اپنے وطن کے حالات کی ناسازگاری سے تنگ آکر اپنے خاندان کے ساتھ پہلے کوٹ کروڑ (ملتان) پھر سندھ کے علاقے پاٹ (ضلع دادو) میں مستقل سکونت اختیار کرکے یہاں کے باشندوں کو رشد وہدایت کی تلقین کرتے رہے۔[3] مخدوم سلیم اللہ پاٹائی اس اعلیٰ علمی خاندان کے ایک فرد ہیں، آپ یکم ستمبر ۱۹۶۰ع میں پاٹ شریف (ضلع دادو) میں مخدوم علی گوہر صدیقی (۱۹۰۹-۱۹۷۲) کے گھر میں پیدا ہوئے، ان کے والد مخدوم علی گوہر صدیقی نہ صرف ایک پرہیزگار اور متقی انسان تھے، بلکہ مروجہ علوم اور علم وادب میں خوب دسترس رکھنے والی ممتاز علمی شخصیت تھے، آپ مخدوم حسن اللہ صدیقی کے نواسے اور حقیقی علمی وارث

تھے۔ مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے خاندانی دستور کے مطابق ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے والد گرامی سے حاصل کی، دنیاوی تعلیم میں میٹرک نور محمد ہاءِ اسکول حیدرآباد میں امتیازی نمبروں سے پاس کرنے کے بعد کراچی کے معروف علمی ادارے عائشہ بوانی کالیج سے انٹر میڈیٹ کیا۔ ۱۹۸۶ع میں سندھ یونیورسٹی سے انٹر نیشنل ریلیشن میں ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۸۸ع میں سندھ پبلک سروس کمیشن کا امتحان پاس کرنے کے بعد فوڈ ڈپارٹمنٹ میں اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے، سرکاری مصروفیت کے ساتھ ساتھ علمی سرگرمیوں کو جاری رکھتے ہوئے مختلف علمی کام سرانجام دیتے رہے، گورنمنٹ سروس سے بالآخر ڈائریکٹر کی حیثیت سے رٹائرمنٹ حاصل کی۔ اس کے بعد اب مکمل طور پر علمی و تحقیقی کاوشوں میں ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔[4]

عادت واطوار و علمی ذوق:

مخدوم سلیم اللہ صدیقی نیک طبع، انتہائی بامروت اور منکسر المزاج شخصیت ہیں، سرکاری محکمہ میں اعلیٰ آفیسر رہنے کے باوجود سادگی و درویشی ان کے کردار سے مترشح ہے، ان کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ علم و معرفت کا اکتساب کرنے میں ہمہ تن مستغرق و مصروف اور انتہائی فعال نظر آتے ہیں، مزید برآں سندھ سے تعلق رکھنے والے اصحاب علم و فن کی تالیفات و تصنیفات کو یکجا کرنے کا ذوق و شوق ہر دم جوان نظر آتا ہے، بلکہ حتی المقدور اپنی بساط کے مطابق کتب اسلاف نہ صرف منصہ شہود پر لے آئے ہیں، بلکہ اس کو اہل علم تک پہنچانے کی بھرپور سعی کرتے نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالغفار سومرو سندھ کی ممتاز علمی شخصیت اور کثیر کتب کے مؤلف و مترجم ہیں، یہ قصیدہ بردہ کے شروع میں مخدوم سلیم اللہ صدیقی کے علمی ذوق کے بارے میں لکھتے ہیں: مخدوم سلیم اللہ صدیقی پاٹ کے علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں، سرکاری نوکری کے باوجود وہ اپنے خاندان و اسلاف کی قیمتی و انمول کتب کو جس سرعت سے شائع کروا رہے ہیں یہ کام کسی ادارے سے کم کا نہیں ہے، قصیدہ بردہ کے منظوم مترجم شفیع صدیقی کے نایاب کام کو تفصیلی مقدمہ اور بہترین نثری تشریح میں پیش کرنے پر آپ داد و تحسین کے حقدار ہیں۔[5]

تالیفات و تحریری خدمات:

مخدوم سلیم اللہ صدیقی کا اپنے اسلاف کی کتب و قلمی نوادرات سے والہانہ حد تک عقیدت ہے، ان کی تحریک پر بہت سے نایاب قلمی کتب طباعت کے مراحل سے گذر کر عوام میں مقبولیت پا چکی ہیں، بیس سے زائد مختلف فارسی و عربی کتب و رسائل کا ترجمہ کروا کر اس پر جامع مقدمہ و تحقیق کر کے اپنی کاوشوں سے طباعت کروا چکے ہیں۔ تحریری و تحقیقی خدمات اکثر سندھی میں ہوتی ہے، جن میں سے: ۱۔ ڈبیٹ جو فن، ۲۔ مخدوم بصر الدین، سوانح اور رسالہ ۳۔ تفسیر انوار الاسرار،

مقدمہ، تشریح، ایڈٹنگ، ۴۔ عوارف المعارف مقدمہ مع ایڈٹنگ ۵۔ شرح قصیدہ بردہ مع تشریح و مقدمہ ۶۔ بیاض واحدی، مقدمہ ۷۔ رسائل سیوستانی، عربی، سندھی مع مقدمہ ۸۔ مخدوم فضل اللہ جو کلام ۹۔ مفتاح الصلواۃ، مقدمہ ۱۰۔ خزینۃ المخطوطات، ۲ جلدیں، مرتب مع مقدمہ ۱۱۔ مخزن المخطوطات، مرتب، ۱۲۔ تفسیر الم مقدمہ، ۱۳۔ کشف الحائق مقدمہ اور تحقیق، ۱۴۔ معیار سالکان طریقت، تحقیق اور مقدمہ ۱۵۔ برہانپور کے سندھی اولیاء، تعلیقات، حاشیہ مقدمہ، ۱۶۔ انساب مشائخ سیوستان، تحقیق و مقدمہ۔ ۱۷۔ المفید فی العدد الہندی، تحقیق و مقدمہ ۱۸۔ المکتوب الحبیب، تحقیق و مقدمہ، ۱۹۔ گلزار ابرار تحقیق و مقدمہ، ۲۰۔ تشبیہات رومی مقدمہ ۲۱۔ شرح اسماء حسنیٰ، تحقیق و شرح۔[6]

تحریری کاوشوں کا مختصر جائزہ:

کسی بھی کتاب کا مقدمہ، پیش لفظ لازمی جزو تصور کیا جاتا ہے، یہ کتاب کے تعارف، مندرجات، خصائص اور کمالات پر تحقیقی گفتگو کے ساتھ مصنف کی علمی زندگی کا احاطہ بھی کر رہا ہوتا ہے، بعض اوقات تنقیدی زاویہ سے بھی کتاب کے کمزور اور غیر مستند مواد کی نشاندہی بھی مقدمہ نگار ضبط تحریر کر دیتے ہیں۔ نیز مقدمہ، مقدمہ نگار کے نقطہ نظر، طبعی میلان اور وسیع المطالعہ اور علمی بصیرت کا آئینہ دار بھی ہوتا ہے، مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے اکثر اپنی کاوشوں سے اسلاف کی کتب کا ترجمہ کروا کر انہیں مختصر و جامع مقدمہ سے مزین کر کے شائع کرنے کی سعی کی ہے، ان کی مقدمہ نگاری سہل فہم اور آسان سندھی زبان میں اور محققانہ اسلوب سے آراستہ ہوتی ہے۔ اکثر مختصر احوال مصنف کے ساتھ اس دور کے معاشرتی حالات بھی بیان کر دیتے ہیں، نیز مختلف مقامات پر اس قلمی کتاب کے مخطوطات کی موجودگی کی معلومات بھی فراہم کرتے ہیں، ان کے مقدمات تفسیر، فقہ، سوانح، تاریخ، تاریخ سندھ، نعت و شاعری، سمیت دیگر موضوعات کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، ان کی کاوشوں سے شائع ہونے والی کتب اور مقدمات کا یہ مختصر جائزہ ان کی علمی صلاحیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔

برہانپور کے سندھی اولیاء: اس تصنیف لطیف کے مؤلف سید محمد مطیع اللہ راشد برہانپوری نے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی سے اپنے اسلاف کے تذکرہ کو ضبط تحریر کیا ہے، اس کا پہلا ایڈیشن سندھ ادبی بورڈ کے تحت ۱۹۵۷ء میں منصہ شہود پر آیا، اور اس طباعت کی ایک خاص بات یہ ہے سندھ کے ممتاز تاریخ داں اور عظیم محقق حسام الدین راشدی نے ایک عالمانہ پیش لفظ لکھا ہے، اس میں جہاں مؤلف کی علمی کاوشوں کا اقرار کیا ہے، وہاں اہلیان سندھ کی جانب سے شکریہ بھی ادا کیا۔ عرصہ دراز سے یہ کتاب نایاب و کمیاب تھی اس کتاب میں بعض مقامات تشفی طلب تھے اور بعض اہل علم و اسلاف کے تذکرے و احوال نامکمل و ناکافی تھے، اس کی توضیح اور تعلیقات کا کام سندھ کے ممتاز علمی شخصیت مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے کیا، آپ نے بڑی محنت سے حواشی اور تعلیقات تحریر کئے ہیں، بعض اہل علم کے حالات زندگی بھی تحریر کر دئے ہیں۔ یہ تعلیقات

بذات خود ایک جامع تحقیق کا مظہر ہے، اس میں سندھ سے تعلق رکھنے والے کثیر علمی شخصیات کا تذکرہ محفوظ ہو گیا ہے۔اس تعلیقات کا ایک حصہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر آپ ملاحظہ فرمائیں، پیر حسام الدین راشدی کی تشنہ طلب پیرا گراف پر مخدوم سلیم اللہ صدیقی وضاحتی تعلیق لکھتے ہیں: خانوادہ مسیح الاولیاء کے کچھ افراد کے پاٹ سندھ سے ہندوستان کی طرف سفر اور برہان پور میں مقیم ہونے کے اسباب کو سمجھنے کے لیے اسلاف مسیح الاولیاء کے پشت بہ پشت تاریخی پہلو کا اجمالی خاکہ اپنے ذہن میں رکھنا بے حد ضروری ہے۔اس خاندان کی تاریخ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر اپنی خصوصیات کی بناپر ہر دور میں نمایاں رہی ہے۔علم و عرفاں کی شمع لیے یہ خانوادہ جہاں جہاں بھی رہا، ہر جگہ عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔مزید لکھتے ہیں: پیر حسام الدین راشدی اپنے ہی بیان کہ ''نہ پھر وہ سندھ آئے اور نہ سندھ والوں کو ان کا کچھ پتہ چلا'' کی تردید 'تذکرہ مشاہیر سندھ'' کا حواشی لکھ کر خود ہی کر رہے ہیں، وہ مشاہیر سندھ میں مفتی عبدالواحد کبیر پاٹائی کے تذکرے میں حضرت شیخ عیسیٰ جند اللہ پاٹائی ثم برہان پوری کا مفصل شجرہ اور دیار سندھ میں رہنے والی ان کی اولاد کا ذکر مع پیدائش اور وفات کے سال کا ساتھ تفصیلی طور پر کیا ہے۔[7]

معیار سالکان طریقت: صاحب تحفۃ الکرام میر علی شیر قانع (متوفی ۱۲۰۳ھ) سندھ کے ممتاز تاریخ نویس ہیں، یہ بارہویں صدی کے ادیب، شاعر، تاریخ نویس اور ممتاز علمی شخصیت گزرے ہیں۔ان کے اشہب قلم نے بارہویں صدی کے متعدد موضوعات کا بہترین احاطہ کیا ہے۔معیار سالکان طریقت بھی ان کی بہترین تالیف ہے، جس میں مؤلف نے مختلف اہل اللہ، مشائخ کرام، مختلف خانوادوں اور سلسلوں کا تذکرہ محفوظ کیا ہے۔اس کتاب کو تحقیق و ضروری حواشی و تعلیقات سے مزین کر کے ڈاکٹر خضر نوشاہی نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔[8] سندھی زبان میں اس کتاب کے ترجمہ و اشاعت کا سہرا مخدوم سلیم اللہ صدیقی کو جاتا ہے، نہ صرف اس کا ترجمہ کروایا بلکہ چالیس صفحات پر ایک جامع مقدمہ بھی تحریر کیا اور مختلف مقامات پر مفید حواشی لکھ کر اس کتاب کی وقعت کو مزید چار چاند لگا دیے ہیں، نیز مقدمہ میں سندھ کے بزرگان دین کے احوال اور ملفوظات پر مشتمل کتب کی جامع فہرست بھی ترتیب دی ہے، یہ کتاب سندھی ادبی بورڈ سے ۲۰۱۰ میں شائع ہو چکی ہے۔[9]

مفتاح الصلوٰۃ: مخدوم فتح محمد سندھی برہانپوری کی نماز کے بارے میں مستند و معتمد کتاب ہے، یہ کتاب سندھ میں متداول اور معروف رہی بلکہ سندھ کے بعض مدارس میں شامل نصاب رہی ہے۔یہ کتاب سراج المصلی، مقدمۃ الصلوٰۃ، اصلاح المصلح المفتاح، مصلح المفتاح، منہیات مفتاح، مصباح النجاۃ، ترتیب الصلوٰۃ جیسے معتمد کتب لکھنے کا باعث بھی بنی۔اس کے مقدمہ میں مخدوم سلیم اللہ نے سندھی علماء کی نماز کے حوالے سے تحریر کردہ کتب و رسائل کی فہرست پیش کرنے کے ساتھ مفتاح

الصلوٰۃ پر لکھے گئے حواشی و شروحات کا تذکرہ کیا ہے، نیز مفتاح الصلوٰۃ کے مختلف نسخوں کے بارے میں تحقیق کی ہے۔ مصنف کے مختصر احوال زندگی کے ساتھ سمہ دور میں علم فقہ کی ترویج پر بھی مختصر نظر ڈالی ہے۔[10]

بیاضِ واحدی (فتاویٰ واحدی، جمع المسائل علی حسب النوازل): یہ مخدوم عبدالواحد سیوستانی (متوفی ۱۲۲۴ھ) کے فارسی و عربی میں جمع کردہ فتاوی جات کا ضخیم مجموعہ ہے، اس میں مختلف موضوعات پر کثیر علمی ابحاث موجود ہیں، بیاض واحدی پر تحقیق کر کے ڈاکٹر عبدالحمید قلندرانی اور ڈاکٹر مفتی عطاء اللہ نعیمی پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں، مخدوم سلیم اللہ صدیقی کی کاوشوں سے اس کتاب کا سندھی میں ترجمہ مولانا سعید احمد بھٹو نے کیا، جبکہ تحقیق اور مبسوط تقدیم مخدوم سلیم اللہ نے تحریر کی ہے، پچیس صفحات پر مشتمل یہ مقدمہ احوال مصنف کے ساتھ فتاوی واحدی کی اہمیت اور اہل علم کی نظر میں اس کی وقعت کے ساتھ ساتھ اس میں مخدوم عبدالواحد سیوستانی کی متنوع تصانیف کی فہرست بھی شامل ہے۔ ایک مقام پر فتاوی واحدی کی اہمیت کے حوالے سے لکھتے ہیں: ان کے فتاوی جات اس دور کے معاشی، روحانی، معاشرتی، مذہبی، ثقافتی اور ادبی حالت کی بخوبی عکاسی کرتے نظر آتے ہیں، نیز سندھ سے متعلق مختلف مسائل اور سندھی زبان کے رائج الوقت الفاظ پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے، اور اس وقت سندھ کی عوام کو کن مسائل کا سامنا تھا اس کا بھی جزوی تذکرہ آجاتا ہے۔[11]
سندھی ادبی بورڈ نے ۲۰۰۶ع میں بیاض واحدی کا دو جلدوں میں سندھی ترجمہ شائع کر چکا ہے۔

عوارف المعارف: شیخ الشیوخ عمر بن محمد شہاب الدین سہروردی (متوفی ۶۳۲ھ) کی تصوف پر وقیع علمی کتاب عوارف المعارف کا سندھی میں ترجمہ مخدوم عبدالجبار صدیقی سے کروا کر اس کو مبسوط مقدمہ کے ساتھ مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے اپنے ادارہ پاٹ ہاؤس اینڈ پبلشرز سے طبع کیا ہے، پچاس صفحات پر مشتمل اس جامع مقدمہ میں مخدوم صاحب نے شیخ شہاب الدین سہروردی کے احوال زندگی کے ساتھ سہروردی سلسلہ کا جامع تعارف پیش کیا ہے، نیز سندھ میں سہروردی سلسلے کی آمد اور اپنے آباو اجداد اور ان کی کتب کا ضمنی تذکرہ بھی لکھا ہے، ایک مقام پر خواجگان سہروردیہ کے محضر نامہ سے طالبان سہروردیہ کے لیے تلقین بھی نقل کی ہے، لکھتے ہیں: پہلا سبق جو کہ سالک کو دیا جاتا ہے وہ لاالہ الااللہ کا ہے، دوسرا سبق اسم ذات اللہ کا ورد ہے جس کی کم از کم مقدار تین ہزار مرتبہ ہے، تیسرا سبق شیخ کامل جب سمجھتا ہے تو سالک کو ذکر اکبر کی تلقین کرتا ہے، یہ ہر نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ اسم ذات کا ورد ہے۔ اس کے بعد سالک کی کیفیت اور حالت کے مطابق ذکر واذکار کی اجازت دی جاتی ہے، نوٹ ان ذکر واذکار کے دوران شریعت محمدی کی پابندی ہر حال میں لازم ہے۔[12]

گلزار ابرار: محمد غوثی شطاری کا برصغیر میں مشہور تذکرہ گلزار ابرار جس میں ہند و سندھ کے مشہور صاحب کشف، اولیاء اللہ کے احوال اور صوفیانہ نکات کو محفوظ کیا گیا ہے، سلیم اللہ صدیقی نے سندھی ترجمہ پر ایک جامع اور پر مغز مقدمہ تحریر کرتے

ہوئے سندھ کے مفکر اور اہل علم کے ملفوظات اور تذکروں کی جامع فہرست تحریر کی ہے، نیز گلزار ابرار میں ۱۴۱ سندھی بزرگوں کی نشاندہی بھی کی ہے، نیز تذکرہ نویسی کے متعلق سندھ کے اہل علم کی کتب ورسائل میں سے ۵۱ کتب ورسائل کی فہرست ترتیب دی ہے، نیز ۷ الملفوظات کے نام مع مصنف کے ساتھ محفوظ کئے ہیں۔[13]

تشبیہات رومی: خلیفہ عبدالحکیم کی یہ معروف کتاب ہے، مثنوی رومی سے چنیدہ تشبیہات کو عام فہم اور دلنشیں انداز سے سندھی میں سمجھانے کی کوشش مخدوم عبدالجبار صدیقی نے کی ہے، جبکہ مقدمہ اور رومی کے احوال وآثار مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے تحریر کئے ہیں، مقدمہ نگار نے مولانا روم کی فکری اور علمی زندگی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے مختلف تصانیف و تالیفات کا ذکر بھی کیا ہے، اس کے ساتھ مثنوی رومی کی مختلف شروحات کا تذکرہ بھی کر دیا ہے، ان شروحات میں سے شیخ کمال الدین حسین خوارزمی کی کنوز الحقاق، شیخ اسماعیل قزونی کی فاتح الابیات، شیخ امام حسین بن واعظ کی جواہر الاسرار، محمد رضا کی شرح رضوی، نیز شیخ علاءُ الدین، علی بن محمد، شیخ مصطفیٰ شعبان سروری اور شیخ محمد یوسف سینہ چاک کی فارسی شروحات کے نام معروف ہیں، نیز ترکی زبان میں شروحات رومی کے ساتھ اردو شروحات میں مولانا ہدایت علی لکھنوی، مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا عبداللہ الرحمٰن راسخ دہلوی، مولانا عبدالعلی کی بحر العلوم، مولانا اشرف علی تھانوی کی کلید مثنوی اور مولانا محمد نذیر عرشی کی مفتاح العلوم وغیرہ معروف شروحات کے نام تحریر کئے ہیں، نیز پیراہن یوسفی اور الہام منظوم از فیروز الدین لاہوری اور سیماب اکبر آبادی کو اردو کے معروف تراجم میں شمار کیا ہے۔ انگریزی میں پروفیسر نکلسن ۸ جلدوں میں مثنوی کا مکمل ترجمہ کیا ہے، جبکہ ولسن کا فقط دوسرے دفتر کا ترجمہ موجود ہے، سندھی میں ''اشرف العلوم'' نام سے مولوی دین محمد ادیب فیروز شاہی کا منظوم ترجمہ موجود ہے، جو کہ مکمل ترجمہ ہے، اس کے علاوہ مثنوی میں سے مختصر وانتخاب بھی سندھی نثر شائع ہوئے ہیں، جیسے احمد خان آصف مصرانی کی کتاب رومی جون رہانیون وغیرہ، یعنی مقدمہ میں مقدمہ نگار نے مثنوی رومی کی کثیر شروحات کا جامع تعارف پیش کیا ہے۔[14]

قصیدہ بردہ شریف(منظوم سندھی ترجمہ وتشریح): علامہ شرف الدین بوصیری کے قصیدہ بردہ شریف کی شہرت ومقبولیت شرق وغرب تک پھیلی ہوئی ہے، مختلف زبانوں کی طرح سندھی میں بھی اس کے مختلف تراجم ہوئے ہیں، مخدوم محمد شفیع صدیقی نے قصیدہ بردہ کا سندھی میں منظوم ترجمہ کیا ہے، یہ ترجمہ مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے شرح اور جامع مقدمہ کے ساتھ اپنے ادارے سے شائع کروایا ہے، سلیم اللہ صدیقی نے مقدمے میں صاحب قصیدہ بردہ کے احوال زندگی کے ساتھ مخدوم شفیع صدیقی کی سوانح تحریر کی۔ ۳۱ صفحات پر مشتمل یہ مقدمہ مؤلف قصیدہ بردہ اور شارح کے ساتھ مختلف تراجم پر بہترین علمی تحقیق کا آئینہ ہے۔ ایک مقام پر مخدوم سلیم اللہ صدیقی رقم طراز ہیں: قصیدہ بردہ کے بہت سی شروحات تحریر

ہوئیں، عربی، فارسی، سندھی، اردو، لاطینی اور فرانسیسی زبان میں اس کا ترجمہ ہوا ہے، مزید یہ کہ سندھی میں نو مختلف منظوم و نثری تراجم کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ اس کے علاوہ عربی، فارسی اور اردو کے ۶۷ مختلف تراجم و شروحات کے حوالے سے بھی لکھا ہے۔ اس طرح جرمن، فرانسیسی، ترکیہ، انگریزی، تاتاری اور جاوا کی علاقائی زبانوں کے تراجم کا بیان بھی مقدمہ نگار کی علمی وسعت کو عیاں کرتا ہے۔[15]

رسائل سیوستانی: مخدوم عبدالواحد سیوستانی کے تحریر کردہ مختلف علمی و تحقیقی رسائل کو مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے اپنی ذاتی دلچسپی سے جمع کر کے جامع مقدمہ لکھ کر سندھ ادبی بورڈ سے شائع کروایا ہے۔ یہ فقہ، تصوف، علم کلام اور مختلف معاشرتی موضوعات پر مشتمل ۲۱ رسائل ہیں، جن کے نام یہ ہیں: ۱۔ صدق التصدیق بافضلیۃ الصدیق۔ ۲۔ براہین الفرقی منع الحر ۳۔ الاربعین ۴۔ ایضاح الخافیۃ فی سوال العافیۃ ۵۔ السبیل الوسطی فی اعفاء اللحی ۶۔ کشف الکامن فی علم الباطن ۷۔ تیسیر القدیر فی اضحیۃ الفقیر ۸۔ ارشاد الصواب لمن وقع فی بعض الاصحاب ۹۔ الادراک لضعف ادلۃ التنباک ۱۰۔ بسط المقال فی حل الاشکال ۱۱۔ الانوار الفیوضات الباطنیۃ ۱۲۔ اجوبۃ دلپیوند باسولہ ملا جیوند ۱۳۔ تہد الغافر فی تعذیب الکافر ۱۴۔ حسن الفہم والتعقل فی جمع الکسب والتوکل ۱۵۔ نص السارب فی قص الشارب ۱۶۔ طریق السداد فی وجوب الاعتداد ۱۷۔ لطف اللطیف فی اعطاء الرغیف ۱۸۔ حبر التسکین فی کسر التنوین ۱۹۔ تسہیل الصعب فی ابیات کعب ۲۰۔ مراۃ الحلیۃ۔ ۲۱۔ علم الباطن۔[16] ان میں سے اکثر مخدوم سلیم اللہ صدیقی کی کاوشوں سے جمع ہوئے، مخدوم صاحب نے ان رسائل کو عربی میں کمپوزنگ کروا کر تحقیق اور جامع مقدمہ کے ساتھ شائع کروائے ہیں۔ نیز ان کی تحریک پر سندھی میں ان رسائل کا ترجمہ ڈاکٹر انس راجپر نے کیا، یہ بھی سندھ ادبی بورڈ سے سنہ ۲۰۰۸ میں طبع ہو چکے ہیں۔

خزینۃ المخطوطات جلد اول: یہ مخدوم سلیم اللہ صدیقی و دیگر علمی شخصیات کی کاوشوں سے سندھ کے علماء و مصنفین کی کتب و رسائل کے قلمی مخطوطات کی جامع فہرست مرتب ہوئی ہے، جس میں سندھ کے مختلف کتب خانوں میں موجود نوادرات علمی اور نایاب علمی خزائن کی نشاندہی کی گئی ہے، یہ ضخیم و عظیم کتاب میں کثیر سرکاری اور نجی کتب خانوں سے جمع کردہ سندھ کے تقریباً دس ہزار کتب و رسائل کی فہرست شامل ہے۔ مقدمہ نگار مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے مقدمہ میں کتب خانوں کی تاریخ کا مختصر تذکرہ کرتے ہوئے قبل اسلام اور بعد اسلام کتابت، کتب کو محفوظ کرنے کے ذرائع اور کتب خانوں پر جامع و مفید کلام کیا ہے، اس طرح سندھ میں خطاطی اور کتب خانوں کا احوال لکھتے ہوئے مختلف ادوار، جن میں سمہ، سومرہ، کلہوڑا، ارغان، ترخان، ٹالپر اور انگریزوں کے دور میں کتب خانوں کا سراغ لگایا ہے، نیز کلہوڑا دور، نادر شاہ اور انگریزوں کے دور میں سندھ کے علمی خزانے کو جو نقصان پہنچا اور جو مخطوطات یہاں سے منتقل ہوئے، اس حوالے سے لکھتے ہیں: سندھ

کے بعض علمی نوادرات چوری ہو کر ایران وافغانستان سمیت انڈیا آفیس لائبریری انگلینڈ سمیت دنیا کے مختلف لائبریریوں میں اب تک موجود ہیں۔اس طرح بعض مخطوطات پشاور، لاہور، اسلام آباد سمیت پنجاب کے مختلف علاقوں میں بھی موجود ہیں، اس وقیع علمی کام یعنی خزینۃ المخطوطات کے بارے میں لکھتے ہیں: ڈاکٹر ادریس سومرو اور ڈاکٹر عبدالغفار سومرو اور راقم الحروف نے پروجیکٹ کے طور پر اس اہم کام کو لیا اور سندھ کی طول و عرض کی مختلف نجی اور سرکاری لائبریریوں میں سے دس ہزار مخطوطات کی فہرست پہلی جلد میں پیش کرنے کی سعی کی ہے، یہ نویں، دسویں سے لے کے چودھویں صدی تک کے نسخہ جات کی فہرست ہے۔[17]

خزینۃ المخطوطات جلد دوم: یہ خزینۃ المخطوطات کی دوسری جلد میں تقریباً چھ ہزار قلمی کتب و مخطوطات کی فہرست محفوظ کی گئی ہے، بقول ڈاکٹر ادریس سومرو کہ یہ دونوں جلدیں بظاہر سولہ ہزار قلمی کتب کی فہرست پر مشتمل ہیں، در حقیقت یہ بیس ہزار کتب ورسائل کی فہرست ہے اگر ان میں مجموعہ ورسائل کو شامل کر لیا جائے۔دوسری جلد میں جن سرکاری و نجی کتب خانوں کی معلومات فراہم کی گئی ہے، ان میں سے انسٹیوٹ آف سندھیالوجی جامشورو، آرکیالوجی میوزیم عمرکوٹ، سچل سرمست لائبریری خیرپور، انجمن ترقی اردو کراچی اور منصورہ سمیت بعض ذاتی کتب خانوں جن میں ڈاکٹر نبی بخش بلوچ، الکبیر اکیڈمی کوٹڑی کبیر، کتب خانہ قاضی غلام محمد ہالا پرانا، مولانا کریم بخش مگسی اکبر مسجد میہڑ، جامعۃ الاسلامیہ قرانی فضل بھنبھرو عمرکوٹ، کتب خانہ فقیر بشیر لغاری ڈگری، مکتبہ مجددیہ ٹنڈو سائینداد، فہرست مخطوطات کتب خانہ آشیانہ ادب گھڑی یاسین، شکارپور، فہرست مخطوطات کتب خانہ قاضی لعل محمد متعلوی مٹیاری، کتب خانہ مفید عام سیوہن، کتب خانہ عبداللہ بن عبداللہ دربیلہ، کتب خانہ ڈاکٹر غلام مصطفی خان حیدرآباد، مکتبہ مجددیہ نعیمہ ملیر کراچی، مکتبہ گلزار خلیل سامارو، گل انسٹیوٹ، کتب خانہ الرشاد الکبیر، نوابشاہ، معروف ہیں۔[18]

مخزن المخطوطات: یہ مخدوم سلیم اللہ صدیقی کی کاوشوں سے سندھ ادبی بورڈ میں موجود مخطوطات کا تعارف ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔اس حوالے سے مقدمہ میں مخدوم سلیم اللہ صدیقی صاحب لکھتے ہیں: سندھ کے علمی نوادرات کے لیے ڈاکٹر عمر بن دائود پوٹہ، پیر حسام الدین راشدی اور غلام محمد گرامی کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ نیز خزینۃ المخطوطات کے لیے سرتاج العلماء ڈاکٹر نبی بخش بلوچ اور علم دوست ڈاکٹر عبدالغفار سومرو کی رہنمائی بھی مشعل راہ رہی ہے۔ خزینۃ المخطوطات کی فہرست کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے بعد سندھ ادبی بورڈ میں موجود قلمی نسخوں کے حوالے سے تعارفی کتاب شائع کرنے کا ذہن بنا، ہر باشعور معاشری میں اس کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ وہ اپنے اسلاف کا کام سے آگاہ و باخبر ہوں۔ بورڈ کے چیئرمین مخدوم جمیل الزماں، سیکرٹری الہڈنو گھیو کی دلچسپی سے مخزن المخطوطات کا کام پایہ تکمیل تک

پہنچا، حقیقت میں یہ ڈاکٹر نظر الاسلام کے ساٹھ کے عشرے میں شروع کرنے والے کام کی تکمیل ہے، اور مقدمہ نگار نے ڈاکٹر ادریس سومرو اور محترم گل محمد عمرانی کی کاوشوں کا اعتراف بھی کیا ہے۔[19]

مخدوم بصر الدین جی سوانح اور رسالہ: یہ کتاب سندھ کے ممتاز عالم و عارف بصر الدین صدیقی کی جامع سوانح ہے اور اس کے ساتھ مخدوم بصر الدین کے عربی میں علم کلام کے حوالے سے رسالہ ہے جو کہ البصائر کے نام سے معروف ہے وہ بھی شامل اشاعت ہے۔ یہ کتاب مخدوم سلیم االلہ صدیقی کی کاوشوں سے منصہ شہود پر آئی، کتاب البصائر کا سلیس سندھی میں ترجمہ سعید احمد بھٹی نے کیا ہے، جبکہ عالمانہ پیش لفظ سندھ کی ممتاز علمی شخصیت ڈاکٹر نبی بخش بلوچ نے لکھا ہے، اور ایک جامع تعارف ڈاکٹر عبدالغفار سومرو صاحب نے تحریر کیا ہے، جب کے مصنف کے تفصیلی حالات زندگی اور ایک جامع مقدمہ سلیم اللہ صدیقی نے تحریر کر کے اپنے ادارے پاٹ ہاؤس اینڈ پبلشرز سے شائع کروایا ہے۔[20]

المکتوب الحبیب: یہ کتاب محمد قاسم غازیانی کی تحریر کردہ ہے، جس کا حاشیہ و مقدمہ مخدوم سلیم اللہ نے تحریر کیا، مخدوم صاحب نے اس کے مقدمے میں مخدوم حبیب اللہ سیوہانی کی زندگی کے احوال کے ساتھ ان کے مختلف مسودات کا تذکرہ کرتے ہوئے المکتوب الحبیب کے مختلف قلمی نسخوں کا بیان بھی کر دیا ہے۔[21]

اسماء الحسنیٰ: یہ مخدوم حسن اللہ صدیقی پاٹائی (متوفی ۱۳۳۹ھ) کی تحریر کردہ کتاب جس میں اللہ جل مجدہ کے اسماء کو معانی و بسیط شرح کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، اس کتاب میں اسماء گرامی کی خصوصیات، تعلق اور تخلق بیان کیا گیا ہے، مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے اس کتاب کی تحقیق اور سوانح مصنف تحریر کی ہے، جبکہ ڈاکٹر علی اکبر اسیر قریشی نے مقدمہ تحریر کیا ہے۔[22]

انساب مشائخ سیوستان: یہ مخدوم حسن اللہ صدیقی (متوفی ۱۳۳۹ھ) کی فارسی میں تحریر کردہ کتاب ہے، جس میں مختلف نوعیت کے سوالات کے جامع جوابات مرقوم ہیں، نیز صدیقی خاندان کے نسب پر بھی کلام کیا گیا ہے، اس کتاب کا سندھی ترجمہ مخدوم علی گوہر صدیقی نے کیا اور سوانح حیات و مقدمہ مخدوم سلیم اللہ صدیقی نے کیا ہے اور سندھ ادبی بورڈ نے ۲۰۰۸ میں شائع کی ہے۔[23]

خلاصہ:

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں سندھ برصغیر میں علمی مراکز و تحقیقی مزاج کے حوالے سے معروف و منفرد رہا ہے، سندھ کے اہل علم کثیر علمی و تحقیقی سرگرمیوں میں فائق رہے ہیں، سندھ کے مؤلفین و مصنفین کی تحریرات کی حقیقی تعداد کا تعین قدرے مشکل ہے، مگر اب بھی کثیر نجی و سرکاری لائبریریوں میں ان کی کتب محفوظ ہیں، مخدوم سلیم اللہ صدیقی کا تعلق علمی گھرانے سے ہے، آپ اسلاف شناسی کی تحریک کا علم بلند کرتے ہوئے کثیر قلمی کتب و مخطوطات کو نہ صرف جمع کرنے کا

ذوق رکھتے ہیں بلکہ حتی المقدور اپنی کاوشوں سے ان مخطوطات کو زیور تحقیق سے آراستہ کر کے عالیشان انداز سے شائع بھی کروا رہے ہیں۔ کئی ایک فارسی و عربی کتب و رسائل کا سندھی میں ترجمہ بھی کروایا ہے، مخدوم سلیم اللہ صدیقی کا منفرد کام یہ کہ اسلاف کے علمی کاموں سے عوام و خواص کو روشناس کروانے کے لیے مختلف عنوانات کے تحت سندھ بھر میں موجود ۲۰ ہزار کے قریب کتب و رسائل کی فہرست بنام خزینۃ المخطوطات مرتب کی ہے، دو جلدوں پر مشتمل ان کی یہ کاوش قابل ستائش اور لائق تقلید ہے، مزید یہ کہ ان کی تحریک و ذاتی دلچسپی سے متعدد کتب و رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ اب بھی کثیر سندھی اہل علم کی تحریرات و کتب سندھ و دنیا کی مختلف لائبریریوں میں محققین کی توجہ کی طلبگار ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سندھ کے دور دراز علاقوں میں موجود قلمی کتب کو جدید تحقیقی منہج کے مطابق خوب صورت انداز سے سے شائع کروانے کے ساتھ ساتھ اپنے اسلاف کی علمی کاوشوں سے نئی نسل کو آگاہ کیا جائے۔

حوالہ جات و حواشی

---

[1] پاٹ کے صدیقی خاندان کی علمی و دینی خدمات پر حبیب اللہ صدیقی نے سندھ یونیورسٹی سے ۱۹۹۹ میں تھیسز لکھ کر پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔

[2] صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ بیاض واحدی، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۶ء، ص ۹

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Bīydh-e- Wāḥidī, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2006, p.09 .

[3] صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ گلزار ابرار (سندھی)، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۹ء، ص ۸۲

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Gūlzār e Abrār, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2009, p.82

[4] سولنگی، محمد عرس اظہر، دادو ضلع ایک مطالعہ، سندھی ادبی بورڈ ۲۰۱۳، ص ۱۰۱

Solanghī, Muḥammad Urs Aẓḥār, Dādū Zillo hik Muṭṭālu, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2013, p.101

[5] صدیقی، مخدوم محمد شفیع، مقدمہ قصیدہ بردہ (سندھی منظوم)، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۱۹ء، ص ۱۷

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Qāsīdā e Būrdāhā, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2019, p. 17

[6] سولنگی، محمد عرس اظہر، دادو ضلع ایک مطالعہ، سندھی ادبی بورڈ ۲۰۱۳، ص ۱۰۱

Solanghī, Muḥammad Urs Aẓḥār, Dādū Zillo hik Muṭṭālu, , Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2013, p.101

[7] صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، تعلیقات برہان پور کے سندھی اولیاء، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۶ء، ص ۱۱، ۲۵

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Būrḥānpūr ky Sindhī `Ullūma, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2006, p. 11, 25

8 ڈاکٹر خضر نوشاہی پاکستان کے ممتاز علمی شخصیت تھے، برٹش میوزیم لندن سے معیار سالکان طریقت کا قلمی نسخہ حاصل کر کے، اس کے فارسی متن کی تصحیح وتدوین اور حواشی وتعلیقات سے مزین کر کے ہمدرد یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ یہ کتاب فارسی میں ادارہ معارف نوشاہیہ اور پھر مرکز تحقیقات فارسی، ایران کے تعاون سے منصہ شہود پر آچکی ہے۔

9 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ معیار سالکان طریقت، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۱۰ء، ص ۷

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh M`iyār e Salkān e Tāreeqat, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2010, p. 07

10 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ مفتاح الصلوٰۃ، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۶ء، ص ۱۵

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mīftāh Us Ṣalāt, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2006, p. 15

11 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ بیاض واحدی، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۶ء، ص ۱۳

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Bīydh -e- Wāḥidī, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, p. 13

12 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، عوارف المعارف، ادارہ پاٹ ہاوس اینڈ پبلشرز، حیدرآباد، ۱۹۹۸ء، ص ۴۸

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh `Awarīf ul Mārīf, Pāṯṯ House and publishers, Hyderabad, 1998, p. 48

13 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ گلزار ابرار، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۹ء، ص ۵۴

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Gūlzār e Abrār, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2009, p. 54

14 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ تشبیہات رومی، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۶ء، ص ۲۸

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Tašhbehāāt e Rūmī, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, p. 28

15 صدیقی، مخدوم محمد شفیع، مقدمہ قصیدہ بردہ (سندھی منظوم)، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۱۹ء، ص ۲۵

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Qāsīdā e Būrdāhā, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2019, p. 25

16 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ رسائل سیوستانی، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۷ء، ص ۴، ۵

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Rasāīl-e- Wāḥidī, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, p. 4, 5

17 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ خزینۃ المخطوطات، جلد اول، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۶ء، ص ۶

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Kḥazeenātūl Mākḥtotaat, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2006, vol 1, p. 6

18 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ خزینۃ المخطوطات، جلد دوم، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۱۰ء، ص ۱۲

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Kḥazeenātūl Mākḥtotaat, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2010, vol 2, p. 12

19 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ مخزن المخطوطات، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۱۳ء، ص ۳

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Makḥzanūl Mākḥtotaat, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, p. 3

20 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ بصر الدین اوران جو رسالو، پاٹ ہاؤس اینڈ پبلشرز، حیدرآباد، ۲۰۰۶ء، ص ۲۶

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh, Bāṣrūddīn un jo rīsālo, Pā<u>tt</u> House and publishers, Hyderabad, p. 26

21 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ المکتوب الحبیب، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۶ء، ص ۸

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Almaktūbūl Hābīb, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, p. 8

22 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ اسماء حسنی، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۱۲ء، ص ۱۷

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Asām e Hūsnā, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2011 p. 17

23 صدیقی، مخدوم سلیم اللہ، مقدمہ انساب مشائخ سیوستان، سندھ ادبی بورڈ، جامشورو، ۲۰۰۸ء، ص ۱۶

Ṣiddīquī, Makḥdūm Saleemūllāh, Mūqādammāh Ansāāb e Māšhāīkh Sevīstān, Sindhī Adābī Board, Jamšhoro, 2008 p. 16